سوال

(162) نبی کریم ﷺ اور زینب ؓ کی شادی کے شبہات کا ازالہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کا کیا قصہ ہے جن سے بعد میں نبی کریم ﷺ نے شادی کرلی تھی؟ شادی کیسے ہوئی اور پھر کیوں ختم ہوگئی؟ بعض عرب ملکوں میں ہم نے بعض لوگوں سے یہ سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عشق ہوگیا تھا۔ اور سلسلہ میں میں نے جو باتیں سنی ہیں۔ میرا ضمیر اجازت نہیں دیتا کہ میں انہیں لکھوں لہذا براہ کرم صحیح صورت حال پر روشنی ڈالیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے انہیں آزاد کرکے اپنا متبنی بنا لیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں زید بن محمد کہا جاتا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمادیا:

ادعوهُم لِءابائِهِم 5 ... سورة الاحزاب

''مومنو! لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔''

تو اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے انہیں زید بن حارثہ کہنا شروع کردیا اور حضرت زینب سے مراد زینب بنت جحش بن رباب اسدیہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کا قصہ یہ ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے یہ شادی کروائی تھی کیونکہ زید آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنی تھے۔ آپ نے زید کی شادی کی بات کی تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکار کردیا اور کہا کہ میں حسب ونسب کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں۔ لیکن اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمادی:

وَما كانَ لِمُؤمِنٍ وَلا مُؤمِنَةٍ إِذا قَضَى اللَّهُ وَرَسولُهُ أَمرًا أَن يَكونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِن أَمرِهِم وَمَن يَعصِ اللَّهَ وَرَسولَهُ فَقَد ضَلَّ ضَلـٰلًا مُبينًا ٣٦ ... سورة الاحزاب

''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے۔ کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی

نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہ ہوگیا۔ ''

تو اس آیت کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی خواہش کے احترام میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زید سے شادی کو منظور کرلیا۔ اور ایک سال کے قریب حضرت زید کے ساتھ رہیں۔ پھر ان دونوں میاں بیوی کے درمیان اختلافات پیدا ہوگئے۔ حضرت زید نے رسول اللہ کی خدمت میں ان کی شکایت کی کیونکہ زید اگر نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنی تھے تو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی پھوپھی امیمہ کی بیٹی تھی۔ زید نے طلاق دینے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ طلاق نہ دو بلکہ صبر کرو حالانکہ آپ کو وحی الٰہی سے یہ معلوم ہوچکا تھا کہ زید طلاق دے دیں گے۔ اور زینب آپ ﷺ کے حبالہ عقد میں آجائیں گی۔ لیکن آپ کو خدشہ محسوس ہوا کہ لوگ طعنہ دیں گے۔ کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی ہے کیونکہ اس طرح کی شادی زمانہ جاہلیت میں ممنوع تھی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے مخاطب ہو کر فرمایا:

وَإِذ تَقولُ لِلَّذى أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيهِ وَأَنعَمتَ عَلَيهِ أَمسِك عَلَيكَ زَوجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخفى فى نَفسِكَ مَا اللَّهُ مُبديهِ وَتَخشَى النّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخشىٰهُ ۳۷ ... سورة الاحزاب

''اور جب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپاتے تھے۔ جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ ''

یعنی اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ کہ آپ اپنے جی میں اس بات کو چھپا رہے تھے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم کروادیا تھا کہ زید اپنی بیوی کو طلاق دے دیں گے۔ اور پھر زینب سے آپ کی شادی ہوگی۔ تاکہ آپ حکم الٰہی کے سامنے سر اطاعت جھکاتے ہوئے۔ اس کی حکمت و مصلحت کے مطابق زینب سے شادی کرلیں لیکن آپ لوگوں کی باتوں اور الزام تراشیوں سے ڈرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات کی زیادہ مستحق ہے۔ کہ آپ اس سے ڈریں لہٰذا آپ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اس بات کا کھلم کھلا اعلان فرمادیجئے جو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کی شادی کی بابت بزریعہ وحی بتادیا گیا ہے۔ حضرت زید نے جب طلاق دے دی اور عدت گزر گئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی ولی اور گواہوں کے بغیر اپنے پیغمبر کی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کردی بلاشبہ نبی کریم ﷺ تمام مومنوں کے ولی ہیں بلکہ ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

النَّبِىُّ أَولىٰ بِالمُؤمِنينَ مِن أَنفُسِهِم ٦ ... سورة الاحزاب

'' پیغمبر نبی کریم ﷺ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ''

زمانہ جاہلیت میں جو لے پالک بنانے کی عادت تھی اللہ تعالیٰ نے اسے باطل کردیا۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ حلال قرار دے دیا۔ کے وہ اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے ساتھ ان کے طلاق دینے یا ان کے فوت ہوجانے کی صورت میں شادی کرسکتے ہیں۔ اللہ نے مسلمانوں پر رحمت فرمانے اور ان سے حرج کو دور کرنے کے لئے یہ حکم دیا۔

جو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پس پردہ سے دیکھا تو اس سے ان کی محبت آپ کے دل میں گھر کر گئی۔ آپ ﷺ کو ان سے عشق ہوگیا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم ہوگیا تو انھوں نے اپنے آپ پر نبی کریم ﷺ کو ترجیح دی۔ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ تاکہ نبی کریم ﷺ ان سے نکاح کرلیں تو یہ باتیں کسی بھی سند سے ثابت نہیں ویسے بھی حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کی شان اس سے بہت اونچی ان کے نفس عفیف ان کے اخلاق کریمانہ اور ان کا مقام مرتبہ اس قسم کی باتوں سے بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ ہوتا ہے۔ اور پھر نبی کریم ﷺ نے خود اپنی پھوپھی زاد زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رشتہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب کیا تھا۔ اگر آپ ﷺ کے دل میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ایسی کوئی بات ہوتی تو آپ ﷺ شروع سے ہی یہ رشتہ زید کی بجائے اپنے لئے طلب فرمالیتے۔ خصوصاً جبکہ شروع میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے انکار کردیا تھا۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسوقت راضی ہوئیں جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمانہ جاہلیت کی عادات کو ختم کرنے کے لئے ہر ایک تدبیر اور فیصلہ تھا۔ اور لوگوں کے لئے اس میں تخفیف اور رحمت کا پہلو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے :

فَلَمّا قَضىٰ زَيدٌ مِنها وَطَرًا زَوَّجنـٰكَها لِكَى لا يَكونَ عَلَى المُؤمِنينَ حَرَجٌ فى أَزو‌ٰجِ أَدعِيائِهِم إِذا قَضَوا مِنهُنَّ وَطَرًا وَكانَ أَمرُ اللَّهِ مَفعولًا ﴿٣٧﴾ ما كانَ عَلَى النَّبِىِّ مِن حَرَجٍ فيما فَرَضَ اللَّهُ لَهُ سُنَّةَ اللَّهِ فِى الَّذينَ خَلَوا مِن قَبلُ وَكانَ أَمرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقدورًا ﴿٣٨﴾ الَّذينَ يُبَلِّغونَ رِسـٰلـٰتِ اللَّهِ وَيَخشَونَهُ وَلا يَخشَونَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَكَفىٰ بِاللَّهِ حَسيبًا ﴿٣٩﴾ ما كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِن رِجالِكُم وَلـٰكِن رَسولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيّـۧنَ وَكانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَىءٍ عَليمًا ﴿٤٠﴾ ... سورة الاحزاب

''پھر جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کرچکا (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا آپ سے نکاح کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں کوئی تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنی حاجت پوری کرچکے ہوں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔ نبی کریم ﷺ پر کسی ایسے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کر دیا ہو۔ جو انبیاء کرام پہلے گزر چکے ہیں ان کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ایک قطعی طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے ان لوگوں کے لئے) جو اللہ کے پیغامات (جوں کے توں) پہنچاتے اور اسی سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38